ترجمہ: حافظ ظہیر احمد حنفی

مُسافر

مجاہد اسلام ڈاکٹر عبداللہ عزام شہید کی فکر انگیز تحریر جو مردہ قلوب کے لئے اکسیر ہے

اسلام کے نام لیواؤ! ..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانے والو! ..... پروردگار کی ربوبیت کا اقرار کرنے والو! ... یاد رکھو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہیں جھنجھوڑتے ہوئے ارشاد فرمایا

تلک الدار الاخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولافساد والعقبتہ للمتقین (سورۃ قصص. ۸۳)

ترجمہ: اور آخرت کا ٹھکانہ تو صرف، ان لوگوں کو عطا کیا جائے گا جو روئے زمین میں نہ تو تکبر کا اظہار کرتے ہیں اور نہ فساد ڈالتے ہیں اور متقین کا انجام ہی بہترین انجام ہے۔

آخرت صرف ان لوگوں کی ہے جو اس دنیا کے پیچھے نہیں بھاگتے، امام فضیل رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی توضیح میں فرمایا، یہ ہے وہ مقام جہاں تمام دنیوی امید اور حرص وہوس خاک میں مل جاتی ہے جس کے دامن سے چمٹ کر لوگ برباد ہو رہے ہیں۔ اگر ساری کائنات بھی انہیں دے دی جائے تو وہ آخرت کے مقابلے میں ہیچ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ فما متاع الحیواۃ الدنیا فی الاخرۃ الاقلیل (توبہ ۳۸)

دنیاوی سامان زیست تو آخرت کے مقابلے میں بہت تھوڑا ہے۔

سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

موضع سوط احدکم فی الجنۃ خیر من الدنیا و مافیھا (رواہ مسلم)

جنت میں ایک کوڑے جتنی جگہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔ ایک اور حدیث پاک میں ارشاد ہے۔

لغلوۃ او رو فی سبیل اللّٰہ خیر من الدنیا و مافیھا (رواہ البخاری)

اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام نکلنا دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔

رکعتان فی جوف اللیل خیر من الدنیا و مافیھا

نصب شب دو رکعت نماز دنیا ومافیہا سے بہتر ہے (رواہ البخاری)

اندازہ فرمائیے کہ اللہ کے رسول ارشاد فرماتے ہیں کہ جنت کی چھوٹی سی جگہ پوری دنیا سے بہتر ہے، اور اللہ کی راہ میں چند گھنٹے صبح یا شام نکلنا دنیا کی تمام نعمتوں سے برتر ہے۔ دو رکعت نماز سارے جہاں کی نعمتوں سے افضل ہے۔ میں حیران ہوں کہ اس قدر کمتر حیثیت کی اس فانی زندگی کے لئے لوگ کس طرح گتھم گتھا ہیں اور تباہی و بربادی میں مشغول ہیں، کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو دنیا کے معمولی نفع کی خاطر اپنی جان قربان کر چکے۔ یہ دنیا اپنے چاہنے والوں کے لئے ہمیشہ بن سنور کر سامنے آتی ہے۔ مگر اس نے اپنے ہر دولہا کو موت سے ہم کنار کیا۔ کوئی بھی اسے حاصل نہ کر سکا۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے، سیدنا معاذ رو رہے تھے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک سے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔

سیدنا عمر نے پوچھا۔ اے ابو عبدالرحمن کیوں روتے ہو؟ کیا تمہارا فلاں بھائی انتقال کر گیا ہے؟

سید ناامعاذ نے جواب دیا نہیں، بلکہ میں تو اس لئے رو رہا ہوں کہ وہ لوگ ناپید ہوتے جا رہے ہیں جن کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت فرماتے ہیں جو خاموشی سے خدمت دین کرتے ہیں۔ متقی ہیں پرہیز گار ہیں وہ غائب ہوتے ہیں تو کوئی ان کے بارے میں پوچھتا نہیں اور حاضر ہوتے ہیں تو کوئی انہیں پہچانتا نہیں۔ دراصل یہی گمنام لوگ راہ ہدایت کے روشن چراغ ہیں۔ (بخاری شریف)

یہی راہ حق کے وہ مسافر ہیں جو اخبارات، ریڈیو، ٹی وی، اور ذرائع ابلاغ کی شہرتوں سے ہٹ کر راہ حق کی تلاش کرتے ہیں اور لوگوں کو اس راہ پر چلانے کی سعی کرتے ہیں۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اس دین کا آغاز ہوا تو اجنبی تھا اور آخر میں بھی اجنبی ہوگا، پس جنت ہے اجنبیوں کے لئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا "غریب کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

النزاع عن القبائل الذین نیزعون من اھلھم وذریھم

وہ لوگ "غریب" ہیں جنہوں نے برادری کو چھوڑ دیا، گھر بار اور وطن کو خیر باد کہہ دیا۔ وہ راہ حق کے مسافر ہیں۔ لوگ اپنی خواہشات میں مست اور یہ راہ خدا میں مست، لوگوں کی راہ اور، ان کی راہ اور۔ یہ "غریب" جیتے ہیں تو دین کے لئے۔ مرتے ہیں تو دین کے لئے۔ ان کی سوچ، ان کا دل و دماغ دین کی سربلندی کے لئے وقف ہے۔ وہ اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے اس قدر مدہوش ہیں کہ لوگ ان کو "پاگل" اور "دیوانہ" کہتے ہیں۔ اس دین کا علم بلند کرنے جو بھی اٹھا اسے لوگوں نے طعن و تشنیع کے "تحفے" دیئے۔

یہ مسافر ساری زندگی تنہا ہی رہتے ہیں
ہجوم دوستاں کے درمیاں بھی

میں ساری عمر تنہا ہی رہا ہوں کا راگ الاپتے ہیں

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دین کی خاطر برادری کے بت توڑ ڈالے۔ انہوں نے اپنی قوم، قبیلے کے افکار کو مسترد کر دیا۔ انہوں نے ان کی اندھیروں میں ڈوبی ہوئی رسومات ترک کر دیں، انہیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ لوگ انہیں کیا کہتے ہیں، کن القاب سے نوازتے ہیں، کس طرح طعنہ زنی کرتے ہیں، انہیں بنیاد پرست کا طعنہ دیا جاتا ہے، فضول اور بے وقوف کہا جاتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں یہ تو پاگل ہیں، نہ گھر بار کی فکر، نہ اہل و عیال کا غم، ان کی عقل ٹھکانے نہیں۔

آہ .... یہ راہ حق کے مسافر، نصرت دین متین کی فکر میں شب و روز غلطاں و پیچاں ہیں، ان کو ایک ہی غم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دین دنیا میں کسی طرح غالب ہو۔ لاالہ کا پرچم کسی طرح سربلند ہو، ان مسافروں کو اس سے کوئی غرض نہیں کہ لوگ ان کو کیا کہتے ہیں۔ سڑکوں پر رینگنے والے انسان نما جانور ان کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں، پیٹ کے پجاری دنیا داروں سے ان کو کوئی سروکار نہیں جو ہر گدھے کی آواز پر کان دھر لیتے ہیں۔

لوگو!... یہ دنیا تو ایک مردار ہے جس کے گرد کتے اور گدھ منڈلاتے ہیں، اس سے بچو گے تو محفوظ ہو گے۔ اس پر جھپٹو گے تو کتوں سے واسطہ پڑے گا۔

ذلت و رسوائی کے ہولناک مناظر:

مجھے ایک دوست نے بتایا کہ میرا ایک ساتھی مجھے ملنے میرے گھر آیا۔ وہ مجھ سے آخری ملاقات کرنا چاہتا

تھا، اس نے مجھ سے کہا.... آپ کہاں جا رہے ہیں؟ میں نے کہا پشاور- اس نے یہ الفاظ سنے تو اس کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا اور کہنے لگا- لاحول ولاقوۃ الا باللہ وہ حیران ہو گیا، اللہ اللہ مسلمان جہاد کا نام سن کر حیران ہو گیا- اسے تعجب ہوا کہ میں مجاہدین کے پاس کیوں جا رہا ہوں- کہنے لگا تمہاری کھوپڑی کام نہیں کر رہی، کدھر جا رہے ہو، موت کے منہ میں؟ ہاں ہاں وہ عقل مند تھا، جرأت مند تھا، دانا تھا، کیوں کہ اس کے دل میں حفاظت دین کی کوئی چنگاری نہ تھی- اس کا خون سفید ہو چکا تھا، وہ شریعت اسلامیہ کے لئے اپنے قلب و جگر میں کوئی گوشہ وقف نہ کر سکا، افسوس، لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام ان فلسفیانہ موشگافیوں کے ذریعہ پھیلے گا، جو ہمارے بعض علماء، خطباء، فلاسفر گاؤ تکئے کے ساتھ ٹیک لگا کر بگھارتے ہیں یا مساجد کے منبروں پر دھواں دھار تقریریں کر کے اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دے لیتے ہیں-

یہ سرمایہ دار ٹولہ جسے صرف اپنے پیٹ کی فکر ہے- جنہوں نے اللہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کو اپنی ذاتی خواہش کی بھینٹ چڑھا دیا- سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ اس وقت تک انجام دیتے رہو جب تک تمہاری جان میں جان ہے، جب دیکھو لوگوں میں بخل، ہوائے نفس، خود پسندی اور تکبر آ گیا ہے تو اپنی جان بچاؤ، اپنا ایمان بچاؤ- یہ وہ دور ہو گا جب دین پر چلنا اتنا مشکل ہو گا جیسے جلتے ہوئے انگارے منہ میں ڈالنا-

یہ دولت کے پجاری اسلام کو دنیا کے حصول کا ذریعہ بناتے ہیں، قرآن کریم میں ارشاد ہے-

وذرالذین التخذوا دینھم لعباولھوا (انعام .۷)

چھوڑ دو ان لوگوں کو جنہوں نے اللہ کے دین کو بازیچہ اطفال بنا دیا ہے- انہوں نے اپنی آخرت دنیا کے بدلے فروخت کر دی-

ان کی عقلیں قبرستان ہیں، دماغ منجمد، کیا انہوں نے سورۃ توبہ نہیں پڑھی- یہ قرآن کا سامنا کیسے کرتے ہیں- قرآن کریم میں ارشاد ہے

لا یستذنک الذین یومنون باللہ والیوم الاخران یجاھدو باموالھم وانفسھم واللہ علیم بالمتقین انما یستذنک الذین لا یومنون. (توبہ . ۴۴، ۴۵)

اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے مال و نفس سے جہاد کرنے کے لئے اجازتیں نہیں طلب کیا کرتے- اللہ تعالی پرہیزگاروں کو جانتا ہے، یہ اجازتیں اور بہانہ بازیاں تو وہ کرتے ہیں جن میں ایمان کی حرارت نہیں- کیا ان لوگوں کو قرآن کریم کی یہ آیت یاد نہیں-

قل ان کان ابائو کم وابناؤ کم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال اقترا تفموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومسکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھاد فی سبلیہ فتربصوا!

کہہ دیجئے اگر تمہیں اپنے آباؤ اجداد، اولاد، بھائی بند، قبیلہ، بیگمات اور جمع شدہ پونجی اور تجارت جس میں گھاٹے کا خدشہ رہتا ہے اور رہائشی عمارات اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو حتی کہ اللہ تمہارا حتمی فیصلہ فرما دے- ملاحظہ فرمائیے عرش بریں سے یہ خوفناک دھمکی کس طرح نازل کی گئی کہ اس کے

بعد تو ذلت و خواری کے سوا کوئی راستہ باقی نہیں۔ سورۃ توبہ میں ارشاد ہے

الا تنفروا یعذبکم عذابا الیما ویستبدل قوما غیرکم ولا تضروہ شیئا واللہ علی کل شئی قدیر.

اگر تم جہاد کے لئے نہ نکلے تو اللہ تمہیں دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا اور تمہارے بجائے کسی اور قوم کو لے آئے گا، تم خدا کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

دوستو.... لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ کا دین جسمانی تربیت و ریاضت سے پھیلے گا، شہوت پرستی کے مقتل اخلاق مراکز سے پھیلے گا۔ اخباری بیانات سے پھیلے گا، لنچ اور ڈنر میں کیلے اور سیب کھانے سے اسلام پھیلے گا؟ نہیں نہیں۔ یاد رکھو دین کے لئے سروں کی فصل کٹے گی، اعضاء ٹکڑے ٹکڑے ہوں گے تب دین کا جھنڈا لہرائے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لعن عبدالدرھم"۔ پیسے کے پجاری برباد ہوں، ذلیل و خوار ہوں۔ دنیا دار ہر شئے کو الٹی آنکھ سے دیکھتا ہے۔ وہ زمین کو آسمان، آسمان کو زمین سمجھتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ لوگوں کے نقطۂ ہائے نظر کو درست کیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت ہے اس شخص کے لئے جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے۔ مجاہدین کی صفوں میں رواں دواں ہے یا وہ ملکی سرحدوں کی چوکیداری کر رہا ہے۔

بقیہ از ص ۳۵

۹۔ عبدالرحیم، عاجز، خواجہ، "عبرت نامہ" کوچہ رنگریزاں امرتسر س ن ص ۹

۱۰۔ جانباز مرزا، تبصرہ ماہنامہ، ص ۷

۱۱۔ شہباز ملک، ڈاکٹر، کھوج چھ ماہی جلد نمبر ۷، شمارہ ۱ ص ۸۸-۷۶۔

۱۲۔ ایضاً

۱۳۔ جانباز مرزا، تبصرہ ماہنامہ) ص ۱۸

۱۴۔ ایضاً ص ۱۹

۱۵۔ ایضاً ص ۲۰

۱۶۔ ایضاً ص ۲۰

۱۷۔ عبدالرحیم عاجز، خواجہ، "شان پیسہ"، کوچہ رنگریزاں امرتسر، س ن، ص ۶

۱۸۔ ایضاً، "نام کا مسلمان"، کوچہ رنگریزاں امرتسر، س ن، ص ۲

۱۹۔ ایضاً، خادم دین، کوچہ رنگریزاں امرتسر س ن، ص ۳

۲۰۔ عبدالرشید ارشد، مضمون (نقیبِ ختم نبوت ماہنامہ) امیر شریعت نمبر جلد ۶، شمارہ ۴ بخاری اکیڈمی، ملتان، اپریل ۱۹۹۵ء ص ۱۲۲۔

۲۱۔ ایضاً

۲۲۔ جانباز مرزا (تبصرہ، ماہنامہ) ص ۷